بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جُرعات

اسلام کے نام پر بنائے گئے نئے ملک پاکستان پر مسلط ٹولے کا ایک تازہ کارنامہ یہ ہے کہ بعض نوٹوں پر مسٹر محمد علی جناح کی تصویر چھاپ دی گئی ہے! لیکن واقعہ یہ ہے کہ مصوری جاہلی قوموں کی تہذیب کا ایک اہم عنصر ہے۔ اسلامی تہذیب سے نہ صرف کہ اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ اس کے مٹانے کے لئے آیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس کا خاص اہتمام تھا۔ جیسا کہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ عن علیؓ قال کان رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی جَنَازَۃٍ فَقَالَ اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِھَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخَھَا ــــ وفِی رِوَایَۃٍ طَلَخَھَا..... فقال علی اَنَا اَنْطَلِقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَانْطَلِقْ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ اَدَعْ بِھَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرْتُہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّیْتُہٗ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخْتُھَا ــــ وفی روایۃ طَلَخْتُھَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ لِصَنْعَۃِ شَیْءٍ مِنْ ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مسند امام احمد باسناد حسن ص۸۷ و ص۱۳۹ جلد ۲)

یعنی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ہر اونچی قبر ڈھا کر درست کر دی جائے۔ ہر بت کو توڑ ڈالا جائے۔ اور ہر تصویر کو مسخ کر دیا جائے" چنانچہ اس کی تعمیل کے لئے حضرت علیؓ تشریف لے گئے۔ اس حکم کو نافذ کر کے واپس خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "حضور ہر اونچی قبر کو میں نے ڈھا کر درست کر دیا اور ہر بت کو مسمار کر دیا ہے۔ اور ہر تصویر کو مسخ کر کے اس کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے" فرمایا "بس ٹھیک ہے" اس قسم کے کام (فنون لطیفہ) کو آئندہ جو کوئی "زندہ" کرے گا وہ شریعت محمدی کا انکاری ہے"۔

اس قسم کی احادیث تواتر معنوی کے درجے پہنچی ہوئی ہیں۔ پھر یہ مسئلہ اہل سنت کے مکاتب فکر

کا متفقہ ہے۔ کسی بھی مسلک کا اس میں اختلاف نہیں کہ جانداروں کی تصویر سازی اور اس کا استعمال دونوں ممنوع ہیں۔

بعض نئے "مجتہدین" کی اُپج یہ ہے کہ تصویر اور فوٹو میں فرق ہے۔ اسلام نے تصویر سے منع کیا ہے لیکن "فوٹو" سے نہیں"۔ مگر قطع نظر اس کے کہ یہ فرق صرف موہومی ہے عرض یہ ہے کہ نتیجہ تو دونوں کا "مظاہر پرستی" ہی ہے۔ افسوس کہ علماء پر "ظواہر پرستی" کا الزام دھرنے والے خود بت پرستوں کی تقلید کرتے ہوئے مظاہر پرستی میں مبتلا ہیں اور اس کو فروغ دینے کے لئے کوشاں ہیں ــــ!

ایک مغالطہ یہ دیا گیا ہے کہ مصر وغیرہ مسلمان ملکوں میں "تصویر سازی" رواج پذیر ہے تو اس کے متعلق حضرت امام احمد بن حنبل کے الفاظ میں گذارش ہے۔ اعطونی شیئا من کتاب اللہ او سنۃ رسولہ حتی اقول بہ (تاریخ الاسلام ذہبی ص۹ طبع احمد شاکر)

اس پر قرآن و حدیث سے دلیل کی ضرورت ہے۔ ہما و شما کے اقوال کی کیا حیثیت ہے!

حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام میں بھی ان کے قائل و فاعل وہی چند حضرات ہیں جو مغرب کی بت پرست تہذیب سے مرعوب اور اس سے متاثر ہیں۔ ورنہ جہاں تک مسلمانوں کی اکثریت کا تعلق ہے وہ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ حکومت پاکستان پر قابض گروہ کی اس حرکت کو جمہور مسلمانوں نے سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور اس پر احتجاج کیا ہے۔ کیا جمہوریت کے دعویدار اس پر غور کریں گے؟

پچھلے دنوں ایک کتاب (What Happened in History) (تاریخ کے حوادث) انگریزی میں شائع ہوئی ہے جس میں بڑی تحقیق اور کاوش سے ان اقوام کے مذہبی خیالات، عقائد، رسوم علم الاصنام خرافات، اوہام پرستی اور ایک ان دیکھی ہستی کے تصورات پر بحث کی گئی ہے۔ جو زمانہ تاریخ سے

پہلے گزر چکی ہیں اور جن کے حالات کا سراغ۔ کتبوں، قدیم اوزاروں، برتنوں، مقابر اور دوسری چیزوں سے نکالا گیا ہے۔

اس کے بعد مصنف V.GORDON CHILD نے اسلام کی بعض خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے فوٹو پرستی پر بھی تبصرہ کیا ہے۔ جو بشکریہ "الفرقان" لکھنؤ حسب ذیل ہے۔

"ہماری مہذب دنیا میں فنون لطیفہ کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔ آرٹ ہماری سوسائٹی کا ایک عظیم جزو بن چکا ہے۔ مگر دنیا کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ قرآن میں آرٹ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ جن لوگوں نے جمالیات میں زندگی گذاری ہے اور جنہیں اسے ترقی دینے پر فخر ہے وہ یقیناً اسلام سے مایوس ہونگے کہ اس میں ان کے ذوق کی یہ چیز نہیں ہے۔ لیکن داد دینی پڑتی ہے قرآن کو کہ اس نے بیسرت کی ان تمام برائیوں کو چیلنج کیا ہے جو آرٹ کے نام سے آج ہماری سوسائٹی کو گمراہ کر رہی ہیں اور اس اصلاحی و تنقیدی قرآنی تحریک کی قدر اس وقت معلوم ہو گی جب ایک طویل زمانہ کے بعد آرٹ کی برائیاں زندگی کی سطح پر آجائیں گی۔ اور ہماری نئی نسلوں کو گھن لگا دیں گی۔ ہمارا آرٹ کیا ہے؛ ذہن کی بے راہ روی اخلاق کی کجی، ذوق کی شوریدگی، جنسی انارکی، ہوس کی آرزو اور پرانی برائیوں کو چھپانے کی ایک ترکیب یا قرآن نے بت پرستی کی تردید اور مذمت کر کے آرٹ کی آدھی عمارت کو مسمار کر دیا۔ کیونکہ آرٹ کا بہت بڑا حصہ قدیم زمانہ کے بتوں اور تصویروں کی ایک شرمناک یادگار ہے۔ اور ان جنسی تعلقات کی یاددہانی کراتا ہے جن پر جمالیات کا خول چڑھا ہوا ہے۔ قرآن حسن فطرت کا آئینہ تو ہے فحش کاری کا معلم نہیں۔

ہماری سوسائٹی میں آج کل فنونِ لطیفہ کی بڑی قدر ہے لیکن وقت آئے گا کہ آرٹ کی برائیاں ظاہر ہوں گی اور قرآن کی پیش بینی ایک حقیقت بن کر سامنے آئے گی۔"